

Mock-I

رسول کی سفارتی جدوجہد اور کوششیں ایک مفہوم
سفارت کار کے طور پر ظاہر کرتی ہیں۔ ملکی اور مدنی
دونوں احوار میں ان کی ایسی کوششوں کی وضاحت
کریں۔

(۱) رسول کی سفارتی جدوجہد: ملکی اور مدنی
احوار میں ایک عظیم اور کامیاب سفارت کار
کے طور پر ظاہر

آپ کی ذات اقدس صرف رحمت للعالمین کی شکل میں تمام
انسانیت کیلئے نمودار نہیں ہوئی بلکہ آپ کی ذات اقدس
بہت جہت تھی۔ آپ نہ صرف نبی، معلم اور مصلح تھے بلکہ ایک عظیم
سفارت کار بھی تھے۔ آپ کی سفارت کاری کی عمدہ مثالیں
آپ کی زندگی سے باخوبی ملتی ہیں۔ آپ نے نہ صرف سفارت
کاری کے بہترین اصولوں کو اپنایا بلکہ تمام بنی نوع انسانوں
کو بھی اپنی سنت مبارکہ کے ذریعے سفارت کاری کے سبھی
اصولوں پر چلنے کی دعوت دی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ
نے سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۱۲ میں ارشاد فرمایا:
”لقد کان لکم فی رسول اللہ السوۃ الحسنۃ۔“ (ترجمہ: اللہ
تمہارے لیے رسول اللہ میں اچھا نمونہ ہے۔) ”جدید سفارت

کاری کے اصول - مذاکرات، معاہدات، مفاہمت، امن
 تحمل اور حکمت - آپ کی زندگی کے ہر شعبے میں نمایاں
 اہمیت رکھتے ہیں - رسول کی سیرت میں عملی صورت
 میں موجود یہ سفارت کاری کے گہر نایات اصول ملے گی اور
 مدنی دور میں انتہائی نامساعد حالات میں بھی آپ کی سفارتی
 بصیرت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔
 بقول شاعر:

محسن یوسف، دم عیسیٰ پر بیفاداری
 آنجا خوباں یہ دارند تو تنہاداری

(ii) سفارت کاری کا اسلامی تصور اور قرآنی بنیاد:

اسلام میں سفارت کاری کی بنیاد امن ہے۔ اسلام ظلم اور
 جبر کی مخالفت کرتا ہے۔ قرآن پاک میں اسلام کو بطور
 چین سلامتی کا گہوارہ قرار دیا گیا ہے۔ سورۃ المائدہ
 میں اسلام کو ”الصالح الخیر“ قرار دیا گیا ہے۔
 اسلام ایک مکمل فضاہلہ حیات ہے جو انسان کی ہر معاملے
 ہر رانہائی فراہم کرتا ہے۔ اسی طرح قرآن پاک میں سفارت

کاری کے بارے میں ارشاد ربانی ہے

ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة العسفة

ترجمہ:

اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی
نصیحت کے ساتھ بلاؤ۔

(النمل: ۱۲۵)

(۳) مکی دور میں رسولؐ کی
سفارتکاری کی عمرہ مثالیں

مکی دور میں آپؐ کی سفارتکاری کی عمرہ مثالیں ملتی ہیں۔

(۱) مکی دور کی سفارتکاری: اقلیت کے باوجود

حکمت اور مکالمے کا تسلسل

مکی دور میں رسولؐ اور صحابہ کرامؓ شدید ظلم کا شکار تھے
اس کے باوجود آپؐ نے قریش کے ساتھ مکالمے کا راستہ
بہتر نہ کیا۔ قریش کی جانب سے پیش کی جانے والی دولت،
اقتدار اور مفاہمت کو آپؐ نے بڑے تدبیر کے ساتھ رد کیا۔
مولانا شفیع الرحمن مبارک پوری اپنی کتاب ”الرحیق
المختوم“ میں بیان کرتے ہیں:

”رسولؐ نے بات چیت میں ہمیشہ

اخلاقی برتری کو برقرار رکھا، جو ایک

کامیاب سفارت کار کی بہترین مثال

ہے۔“

(ب) حرب الفجار: آپ کی دانش اور تدبیر کی بہترین مثال

آپ کی عمر جب لڑپن کے دہانے پر تھی تب قریش مکہ کے کچھ قبیلوں کے درمیان لڑائی طے پا گئی۔ چونکہ یہ لڑائی حرمت کے مہینوں میں لڑی گئی تھی اس لیے اس کا نام حرب الفجار پڑھا۔ آپ نے اپنی دانش کا بہترین نمونہ پیش کرتے اپنے چچا ابوطالب کے ہمراہ لڑائی میں شامل قبیلوں میں صلح کروائی۔

قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے:

وَأَنَّكَ لَـعَلَىٰ خَلْقٍ عَظِيمٍ
بے شک آپ خلق عظیم کے مالک ہیں۔

(پ) ہجرت: بین الاقوامی سفارتکاری کی بہترین مثال

اسلام بطور دین جب دنیا کے سامنے آیا تو مخالفین اسلام نے اسلام کے پیروکاروں کی راہ میں مسائل بنانا شروع کر دیے۔ آپ کے ساتھ ساتھ جو محابہ کرامؑ بھی اسلام کی اشاعت میں شامل رہے ان پر بھی ظلم کے ہمارے گئے۔ آپ نے ان حالات کے پیش نظر محابہ کرامؑ کو حشہ ہجرت کروانے کی

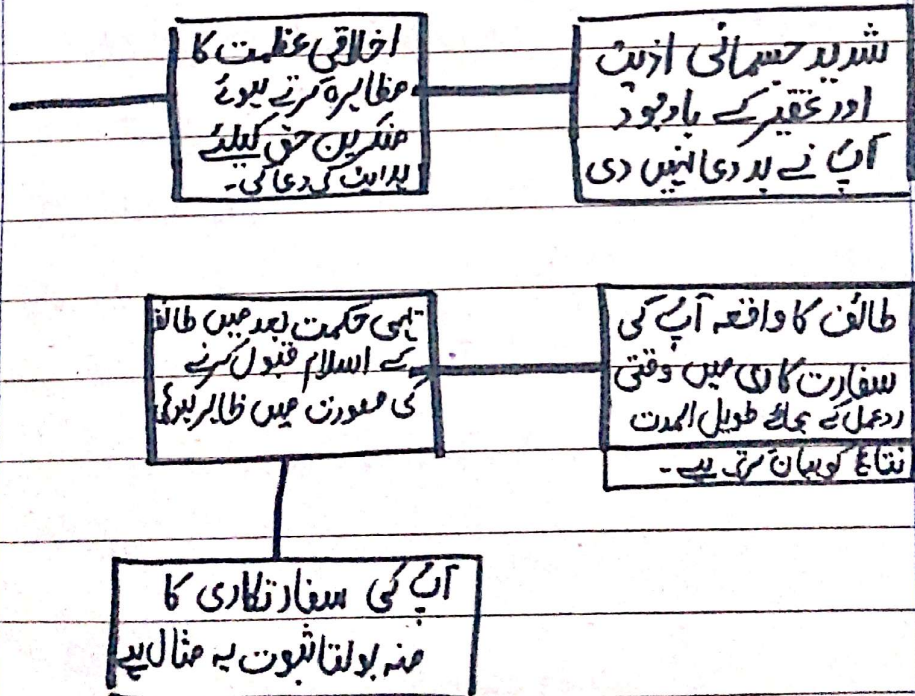
تلفیق کی - آپ نے ایک غیر مسلم مگر عادل حکمران (بخاشی) کا انتخاب کیا۔ قریش مکہ کو جب مسلمانوں کی ہجرت کا معلوم ہوا تو انہوں نے بخاشی سے انہیں بے دخل کرنے کا کہا۔ لیکن حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے تقریر جس میں قرآن کی آیات تلاوت کی گئیں ایک اعلیٰ سفارتی قدم تھا۔

الترحمید اللہ کہتے ہیں: (Muslim conduct of State)

”حبشہ کی بیت اسلام کی تہی

foreign policy move تھی۔ ۴۴

(ت) طائف کا واقعہ سفارت کاری میں
تجمل اور مستقبل بینی



(iii) مدنی دور: ریاستی اور آئینی سفارت کاری کا آغاز

مدینہ منورہ کے بعد رسولؐ نے باقاعدہ ریاستی سفارت کاری کا آغاز کیا۔ آپؐ نے نہ صرف مذہبی پیشوا بن کر دکھایا بلکہ ریاست کے سربراہ بھی تھے۔ اس حیثیت میں آپؐ نے مختلف قبائل، مذاہب اور گروہوں کو اہل آئینی معاہدے کے تحت متحد کیا، جو تاریخ میں **میشاق مدینہ کے نام سے معروف ہے۔**

ذکرِ حمید اللہ کے مطابق:

”میشاق مدینہ دنیا کا پہلا تحریری آئین تھا۔“

(۱) صلح حریبہ: دور اندیش سفارت کاری

کا انتخاب

صلح حریبہ بظاہر ~~مسلمانوں~~ کے خلاف نظر آنے والا معاہدہ تھا مگر حقیقت میں یہ نبوی سفارت کاری کی معراج تھا۔ رسولؐ نے وقتی نقصان کو قبول کر کے طویل المدت امن اور دعوت کے مواقع حاصل کئے۔ قرآن نے خود اس معاہدے کو **فتح میں قرار دیا۔**

(ب) فتح مکہ: طاقت کے باوجود اعلیٰ

سفارتی اخلاق

فتح ملک کے موقع پر رسولؐ نے عام معافی کا اعلان کر کے یہ ثابت کر دیا کہ حقیقی سفارت کاری طاقت کے استعمال میں ایسے بلکہ دشمن کو دوست بنانے میں ہے۔
 ”اڑھلوا فانتم الطلقاء“ کا اعلان تاریخ کی سب سے بڑی مفاہمت کی بالیسی ہے۔

(iv) ~~عمر فاروقؓ کے اسوہ نبویؐ کی سفارتی اہمیت~~

آج کی دنیا جنگ، تعصب اور طاقت کی سیاست سے دوچار ہے۔ ایسے ماحول میں رسول اللہؐ کی سفارت کاری ہمیں سکھاتی ہے کہ مکالمہ، انصاف، معاہدات اور اخلاقی برتری ہی پائیدار امن کی ضمانت ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جدید مفکرین بھی نبویؐ سفارت کاری کو قیامت تک کیلئے قرار دیتے ہیں۔

(v) حاصل کلام: آپؐ بطور عظیم ترین سفارت کار

رسولؐ کی سفارت کاری اصولوں، اخلاق اور حکمت کا حسین امتزاج تھی۔ مکی دور میں اخلاق کی برائیوں کی مزاحمت

اور مدنی دور میں ریاستی انداز نے یہ ثابت کر دیا کہ آپ
 نہ صرف ایک عظیم نبی بلکہ دنیا کے کامیاب ترین مسافرت
 کار بھی تھے۔ آپ کا سفر اُردی ماڈل آج بھی عالمی سیاست
 اور بین الاقوامی تعلقات کے لیے ایک مثالی رہنما ہے
 فراہم کرتا ہے۔ کیرن آراشرنگ اپنی کتاب
 (Muhammad: A prophet of our Time)
 میں آپ کی شخصیت بلور سفارت کار ایسے
 پیش کرتے ہیں:

آپ ایسے مبلغ اور نبی ہیں جنہیں
 سماجی انصاف، روحانیت اور
 امن کو فروغ دیا۔

~ (سوال نمبر: 02) ~

الحجرت مدینہ

تعارف:

مکہ مکرمہ میں ابتدائی تیرہ سال ابتدائی مشغل

آپ نے فرمایا

میں گزرنے کے بعد مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے
ہجرت کی تلقین ہوئی۔ مسلمانوں کو ابتدائی تیرہ سالوں میں
اسلام کی تبلیغ کے بعد انتہائی سماجی نا انصافی، ظلم اور
استبداد اور معاشی دباؤ کا شکار ہونا پڑا۔ آپ کے ساتھ
ساتھ صحابہ کرامؓ کو بھی ظلم کا نشانہ بنایا گیا۔ قریش مکہ نے نہ
صرف دعوت اسلام کو روکنے کی کوشش کی بلکہ نبوزباللہ
آپ کے قتل کی سازش بھی کی۔ ایسے حالات میں دعوت کے
تسلسل اور مسلمانوں کے تحفظ کیلئے ہجرت ناگزیر ہو گئی۔

سورة النحل میں اس واقعہ کا ذکر آیت ۸۴ میں
اس طرح ملتا ہے:

وَالَّذِينَ هَارَوْا فِي اللَّهِ مِنْ بَنِي مِثْلَمٍ

(۸۴) ہجرت کا مظلوبہ: زبیر، حکمت اور
توکل کا حسین امتزاج

حضرت ابو بکرؓ کی رفاقت

اسماءؓ کی خدمت

غار ثور میں
قیام

عبداللہ بن اریقہ
کی رہنمائی

ہجرت کا

مظلوبہ

(iii) ہجرت کی تاریخی و فکری اہمیت

اسلامی کلینڈر کا آغاز

دعوت کو عملی قوت

حاصل ہونی

مسلمانوں کو سیاسی شرافت
ملی